السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فریضہ زکوۃ کے بارے میں نصیحت اوریاددہانی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فریضہ زکوۃ کے بارے میں نصیحت اوریاددہانی

اس مقالہ کے لکھنے سے مقصود فریضہ زکوۃ کے بارے نصیحت اوریاددہانی ہے کیونکہ بہت سے مسلمان اس میں سستی سے کام لے رہے ہیں اوروہ اس طرح زکوۃ ادانہیں کرتے جس طرح شریعت کا حکم ہے حالانکہ زکوۃ ایک عظیم الشان فریضہ اوراسلام کے ان ارکان خمسہ میں سے ایک ہے اورجن کے بغیر اسلام کی عمارت استوارہوہی نہیں سکتی جیساکہ نبی ﷺ نے فرمایاہے کہ اسلام کی بنیادپانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ۔ (۱) اس کی گواہی دینا کہ اللہ ''کے سواکوئی معبود نہیں اورحضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نمازقائم کرنا (۳) زکوۃ اداکرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنااور (۵) بیت اللہ کاحج کرنا ۔

مسلمانوں پرزکوۃ کوفرض قراردینا کثرت فوائداورغریب مسلمانوں کی ضرورت کے پیش نظر اسلام کے محاسن کا ایک اعلی نمونہ ہے اوراس بات کا ایک واضح ثبوت ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کے حالات کی کس قدرنگہداشت کرتا ہے ۔ زکوۃ کاایک بہت بڑافائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے دولت منداورفقیر کے درمیان الفت محبت کے رشتے مستحکم ہوتے ہیں کیونکہ انسانی نفس کا یہ خاصہ ہے کہ یہ اس کی محبت سے سرشارہوجاتا ہے، جواس سے احسان کا معاملہ کرے ۔ زکوۃ کاایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے خودزکوۃ دینے والے کےاپنے نفس کی صفائی اورتزکیہ ہوتا ہے جوبخل اورکنجوسی کے بعدپیدا ہوتا ہے ،چنانچہ اس فائدہ کی طرف قرآن مجید نے بھی حسب ذیل آیات کریمہ میں اشارہ فرمایاہے :

۱ خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا (التوبۃ۱۰۳/۹)

''اے پیغمبر!) ان کے اموال میں زکوۃلیجئے کہ اس سے تم ان کو(ظاہر میں بھی) اور(باطن میں بھی) پاک کرتے ہو۔)''

زکوۃ مسلمان کوجودوکرم کا خوگراورضرورت مندوں کےلئے ہمدرداورمحبت وشفقت کا عادی بناتی ہے ،اس سے مال میں برکت ، فروانی اوراضافہ ہوتا ہے جیساکہ ارشادباری تعالی ہے:

وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُۥ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ (سبا۳۹/۳۴)

''اورتم جوچیزخرچ کروگے ،وہ (اللہ تمہیں) اس کا عوض دے گااوروہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ۔''

حدیث قدسی میں ہے ، نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ اللہ عزوجل ارشادفرماتاہے ''ابن آدم !توخرچ کر، ہم تجھ پرخرچ کریں گے ۔ ''علاوہ ازیں یہ فریضہ زکوۃ اوربھی بے شمار فوائد کا حامل ہے ۔

جوشخص بخل سے کام لے یازکوۃ اداکرنے میں کوتاہی کرے ،اس کےلئے قرآن حکیم میں بہت شدید وعیدواردہوئی ہے ارشادباری تعالی ہے :

وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ٣٤ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِى نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا۟ مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ (التوبۃ۳۴/۹۔۳۵)

اورجولوگ سونا اورچاندی جمع کرتے ہیں اوراس کواللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں اس دن کے دردناک عذاب کی خبرسنادوجس دن وہ (مال) دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گاپھراس سے ان (بخیلوں) کی'' ''پیشانیوں، پہلووں اورپٹھوں کوداغا جائے گا۔ (اورکہاجائے گاکہ) یہ وہی ہے جوتم نےاپنےلئے جمع کی تھا، سوجوتم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔

ہروہ مال جس کی زکوۃ ادانہ کی جائے وہ ''کنز'' ہے اوراس کے مالک کوقیامت کے دن سخت عذاب ہوگا ۔ یہ بات اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ ''ہروہ شخص جوسونے اورچاندی کا مالک ہے اوراس کی زکوۃ ادانہیں کرتا توآگ میں اس کے چوڑےتختے بنائے جائیں گے اورانہیں جہنم کی آگ میں خوب گرم کرکے ان کے ساتھ اس کی پیشانی ، پہلواورپشت کوداغا جائے گا ،جب یہ ٹھنڈے ہوجائیں گے توانہیں دوبارہ گرم کرلیا جائے گااوریہ سلسلہ ساراد ن جاری رہے گاجس کی مدت پچاس ہزارسال ہوگی اوریہاں تک کہ تمام بندگان الہی کا حساب کتاب ہوجائے گااوراس کے بعد وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔ ''اس طرح نبی ﷺ نے اس حدیث میں اونٹ ، گائے اوربکری کے ان مالکوں کا بھی ذکرکیا ہے ،جوزکوۃ ادانہیں کرتے رہے اوران کے بارے میں بھی آپ ﷺ نے یہ فرمایاہے کہ انہیں بھی قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ ''جس شخص کواللہ تعالی مال دے اوروہ اس کی زکوۃ ادانہ کرے تواس کے مال کوگنجے سانپ کے روپ میں ڈھال دیا جائے گا،جس کی آنکھ کے اوپردوسیاہ نقطے ہوں گے اوریہ

اسے دونوں باچھوں سے پکڑلے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر نبی اکرم ﷺ نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی :

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران ۳/۱۸۰)

"وہ لوگ جنہیں اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مال عطا فرمایا ہے اور وہ (اس میں) بخل کرتے ہیں، اس بخل کو وہ اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، قیامت کے دن اس (مال) کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔"

زکوۃ چار قسم کے مال پر واجب ہے (۱) زمین سے پیدا ہونے والی فصلوں اور پھلوں پر (۲) چرنے والے پالتو چوپاؤں پر (۳) سونے چاندی اور (۴) سامان تجارت پر، ان میں سے ہر قسم کا نصاب مقرر ہے کہ اس سے کم میں زکوۃ واجب نہیں ہے، فصلوں اور پھلوں کا نصاب پانچ وسق ہے اور ایک وسق نبی کریم ﷺ کے ساٹھ صاع کے مساوی ہے۔ کھجور، کشمش، گندم، چاول اور جو وغیرہ میں زکوۃ اس وقت واجب ہوگی جب ان کی مقدار تین سو صاع نبوی ہو اور ایک صاع معتدل آدمی کے ہاتھوں سے بھری ہوئی چار لپوں کے بقدر ہوتا ہے، ان پر عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے بشرطیکہ کھجوروں اور فصلوں وغیرہ کو بلا کلفت بارشوں، نہروں اور جاری چشموں وغیرہ سے سیراب کیا جاتا ہو اور اگر انہیں محنت کرکے اور خرچ کرکے کنوؤں اور ڈیموں سے سیراب کیا جاتا ہو تو پھر ان میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے۔

چرنے والے پالتو جانوروں مثلا اونٹ، گائے اور بھیڑ وغیرہ کی تفصیل رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث میں موجود ہے۔ اہل علم سے اس کی تفصیل معلوم کی جاسکتی ہے۔ اگر اس وقت ہمارے پیش نظر اختصار نہ ہوتا تو اتمام فائدہ کے لئے ہم بھی یہاں اس کی تفصیل بیان کردیتے لیکن اختصار کی وجہ سے ہم اسے یہاں تفصیلا بیان نہیں کرسکتے۔

چاندی کا نصاب ایک سو مثقال ہے اور سعودی عرب کی کرنسی میں اس کی مقدار چھپن ریال ہے جب کہ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور سعودی پیمانے میں اس کی مقدار ۱۱/۳/۷ (اگنی) اشرفی ہے جب کہ گرام کے حساب سے ۹۲ گرام ہے، جو شخص سونے اور چاندی یا دونوں میں سے ایک کے نصاب کا مالک ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں چالیسواں حصہ زکوۃ فرض ہے، نفع اصل کے تابع ہوگا اور اس کے لئے الگ سے نیا شمار کرنے کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ پالتو جانوروں کے دوران سال پیدا ہونے والے بچے بھی اپنے اصل کے تابع ہوتے ہیں لہذا ان کے لئے بھی الگ سے نیا سال شمار کرنے کی ضرورت نہ ہوگی بشرطیکہ اصل جانور نصاب کے مطابق ہوں۔

کرنسی نوٹ جن کے ساتھ آج کل لوگ لین دین کرتے ہیں، ان کا حکم بھی وہی ہے جو سونے اور چاندی کا ہے خواہ یہ درہم ہوں یا دینار، ڈالر ہوں یا ان کا کوئی اور نام رکھ لیا گیا ہو جب ان کی قیمت چاندی اور سونے کے نصاب کے مطابق ہوگی اور اس پر ایک سال گزر جائے گا تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔ عورتوں کے سونے یا چاندی کے زیورات بھی نقدی میں شامل ہوں گے خصوصا جب وہ نصاب کے مطابق ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں بھی زکوۃ واجب ہے خواہ انہیں استعمال کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو۔ علماء کے صحیح قول کے مطابق ان میں زکوۃ واجب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کے الفاظ کے عموم کا یہی تقاضا ہے کہ "ہر وہ سونے یا چاندی کا مالک جو زکوۃ ادا نہیں کرتا تو روز قیامت اس کے سونے اور چاندی کو چوڑے پتھروں کی صورت میں ڈھال کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا ۔۔۔۔۔۔" الخ۔ ایک حدیث میں ہے کہ

نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو فرمایا "کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟" اس نے کہا جی نہیں! فرمایا : "کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ ان کے بجائے اللہ تعالی تجھے روز قیامت جہنم کی آگ کے کنگن پہنائے؟" اس نے انہیں اتار دیا اور کہا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں (ابوداود، نسائی اور اس کی سند حسن ہے)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سونے کی پازیبیں پہنا کرتی تھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہیں؟ آپ نے فرمایا "جو (مال) نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوۃ ادا کردی جائے تو وہ کنز نہیں ہے۔" اس مفہوم کی اور بھی (بہت سی) احادیث ہیں۔

جہاں تک سامان تجارت کا تعلق ہے تو سال کے آخر میں اس کی قیمت لگائی جائے اور کل قیمت کا چالیسواں حصہ بطور زکوۃ ادا کردیا جائے خواہ اس کی قیمت اس کے ثمن کے مثل ہو یا اس سے کم و بیش کیونکہ حدیث سمرہ میں ہے کہ "رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سامان تجارت کی بھی زکوۃ ادا کریں۔" (ابوداود) اس میں اراضی، عمارتیں، گاڑیاں، پانی کی موٹریں اور ہر وہ سامان داخل ہے جو برائے تجارت ہو اور وہ عمارتیں جو برائے فروخت نہیں بلکہ برائے کرایہ ہوں تو سال مکمل ہونے پر ان کے کرایہ پر زکوۃ ہوگی، عمارتوں پر زکوۃ نہیں ہوگی کیونکہ وہ برائے فروخت نہیں ہیں۔۔ اسی طرح وہ گاڑیاں جو ٹیکسی کے طور پر چلائی جاتی ہوں ان میں بھی زکوۃ نہیں ہے کیونکہ ان کے مالکان نے انہیں استعمال کے لئے خریدا ہے۔ اگر ٹیکسی یا دیگر سامان کے مالکان کے پاس نصاب کے برابر نقدی ہو تو اس میں سال مکمل ہونے پر زکوۃ واجب ہوگی خواہ اس نقدی کو نفقہ کے لئے یا شادی کے لئے یا جائیداد خریدنے کے لئے یا قرض ادا کرنے کے لئے یا دیگر مقاصد کے لئے جمع کیا گیا ہو کیونکہ اس طرح کے مال میں وجوب زکوۃ پر دلالت کرنے والی ادلہ شرعیہ کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔

علماء کے اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ قرض بھی زکوۃ سے مانع نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ تفصیل واضح ہے! اسی طرح جمہور علماء کے نزدیک یتیموں اور مجنونوں (پاگلوں) کے مال میں بھی زکوۃ واجب ہے، جب وہ (مال) نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو ان کے وارثوں پر واجب ہوگا کہ سال گزرنے پر وہ ان کی طرف سے انکے مال سے زکوۃ ادا کریں کیونکہ عموم ادلہ کا یہی تقاضا ہے مثلا حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا "بے شک اللہ تعالی نے ان کے اموال پر زکوۃ کو فرض قرار دیا ہے، جسے ان کے اغنیاء سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کردیا جائے گا۔"

زکوۃ، اللہ تعالی کا حق ہے لہذا محض محبت کی خاطر کسی غیر مستحق کو زکوۃ دینا جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ زکوۃ کو کسی نفع کے حصول یا نقصان کے ازالہ کے لئے استعمال کیا جائے اور نہ یہ جائز ہے کہ اسے مال، بچانے یا مال سے مذمت دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ ہر مسلمان کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ زکوۃ کو صرف مستحقین میں اس لئے تقسیم کرے کہ وہ اس کے اہل ہیں، کسی اور غرض کے لئے تقسیم نہ کرے اور پھر زکوۃ کو خوشدلی کے ساتھ، اللہ تعالی کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرے تاکہ وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو کر، بے پایاں اجر و ثواب کا مستحق قرار پائے اور اللہ تعالی اسے اس خرچ کئے ہوئے مال کا نعم البدل بھی عطا فرمائے۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں مصارف زکوۃ کو وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے :

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبۃ ۹/۶۰)

"صدقات (یعنی زکوۃ و خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور مقروضوں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور

’’(مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیئے یہ حقوق) اللہ کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں اوراللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے

اس آیت کریمہ کواللہ تعالی نے اپنے دو عظیم ناموں کے ساتھ جو ختم کیا ہے تواس میں اللہ تعالی کی طرف سے یہ اشارہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب جانتا ہے کہ ان میں سے کون زکوۃ کا مستحق ہے اورکون نہیں اس نے جو شریعت نازل فرمائی اورجو احکام مقرر فرمائے ،ان میں وہ حکیم ہے ۔وہ تمام اشیاء کو ان کے اصل مقام پر ہی رکھتا ہے خواہ بعض لوگوں پر بعض اسرار حکمت مخفی رہیں۔وہ علیم و حکیم ہے اس لئے بندگان الہی کو اس کی شریعت پر مطمئن ہونا چاہیئے اوراس کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کردینا چاہیئے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اورتمام مسلمانوں کو دین میں فقاہت ،معاملہ میں صداقت ،اپنی رضا کے کاموں میں مسابقت اوراپنی ناراضگی کے اسباب سے عافیت عطا فرمائے۔

انہ سمیع قریب ٗوصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ255

محدث فتویٰ